

Kitab Nagri Special

دریاریاز

کتاب نگری اسپیشل

حمہ تنویر

قسط نمبر: 11

عنایہ سرعت چلتی ہوئی چھت پر آگئی۔ وہ تیز تیز سانس لیتی رینگ کے پاس آگئی۔ تاریکی معمول سے کچھ زیادہ ہی معلوم ہو رہی تھی۔ بیرونی گیٹ پر لگے بلب مدھم سی روشنی بکھیر رہے تھے۔ آنسو ٹپ ٹپ عنایہ کے رخسار کو بھگونے لگے۔ "میری زندگی کو تماشہ سمجھ لیا ہے آپ نے تو....." وہ لب بھینچ کر بائیں جانب دیکھنے لگی۔ "کل احمر پسند تھا اس کے ساتھ منگنی کروادی.... آج وہ رایان چودھری پسند آگیا ہے.... کل کو کوئی اور پسند آ جائے.... میری رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیا۔" آواز قدرے بلند تھی۔ "یہ آپ اچھا نہیں کر رہیں.... میں کسی صورت رایان چودھری سے شادی نہیں کروں گی۔" اس نے کہتے ہوئے بے دردی سے آنسو صاف کئے۔ "تمہیں جیتنے نہیں دوں گی میں۔ ہر گز نہیں...." وہ رایان سے مخاطب تھی۔

Kitab Nagri Special

"آج تک آپ کی ہر بات پر سر جھکایا ہے مگر اب نہیں.... میری نرمی کا یہ مطلب نہیں کہ آپ میری زندگی کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیں۔" وہ صدف سے شدید خفا دکھائی دے تھی۔ "کاش ماما بابا آپ ہوتے.... اگر آپ دونوں ہوتے تو یوں آپ کی بیٹی کی زندگی کو مذاق نہ بنایا جاتا، یوں مجھے رسوا نہ کیا جاتا۔ میری زندگی پر میرا اختیار ہوتا۔" وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔ "اللہ ایسی زندگی کسی کو نہ دے.... یوں لاوارث نہ چھوڑے کسی کو بھی۔" عنایہ کے لہجے کا کرب بخوبی محسوس ہو رہا تھا۔ "والدین سے بڑی اور کوئی نعمت نہیں۔" دواشک ٹوٹ کر اس کے رخسار پر آگرے۔ وہ بولنا چاہتی تھی مگر لبوں نے حرکت نہ کی۔ عنایہ تھکے تھکے انداز میں چلتی سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی۔

~~~~~

ضبط کے باوجود اس کے رخسار نرم ہو رہے تھے۔ انگلیوں میں سیگٹ دبا رکھی تھی۔ زین اس وقت رف سیٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ بھورے بال پیشانی پر منتشر تھے۔ اسے اپنی ابتر حالت کی پرواہ نہ تھی۔ کمرہ سیگٹ کے دھواں سے لبریز تھا۔ ایش ٹرے بھر چکا تھا مگر اس کا غم جوں کا توں برقرار تھا۔ "مجھے بدلہ لینا تھا.... مجھے ویسی ہی چوٹ پہنچانی تھی مگر۔" اس نے تملاکر کہتے ہوئے سیگٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔ "مگر سب خراب ہو گیا.... سب تباہ ہو گیا۔" زین کو اپنے نقصان کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔ "اپنوں ہاتھوں سے میں نے اسے

## Kitab Nagri Special

کھودیا.... اتنے قریب آکر خود سے دور کر دیا اسے۔ "اس نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے۔" میں یہ نہیں چاہتا تھا.... زارا مجھے تو تم سے محبت ہے۔ میں بس بدلہ چاہتا تھا۔" اس نے سرد آہ بھری۔

"ستم دیکھو تم نے سب رکھ کا ڈھیر بنا دیا.... تم نے زین افتخار کو جلا کر خاک کر دیا ہے۔" وہ تکلیف میں تھا۔ زین نے سیگٹ نکالی اور لائٹر اٹھا کر جلانے لگا۔ وہ بار بار لائٹر آن کر رہا تھا اس بات سے بے خبر کہ وہ شعلے اس کے ہاتھ کو جلا رہے تھے۔ "مجھے چاہیے زارا...." اس نے چلاتے ہوئے لائٹر دور پھینک دیا۔ "مجھے میری محبت واپس چاہیے.... مجھے یوں تنہا نہیں رہنا۔ بہت سا وقت میں نے تنہا گزارا ہے مگر اب نہیں۔ قسمت پھر سے مجھ پر ظلم نہیں کر سکتی۔" وہ کسی چھوٹے بچے کی مانند روتا ہوا بول رہا تھا۔ "مجھے میری زارا لا دو...." وہ دھیرے سے سسکا۔

"زین کی زارا...." کہتے ہوئے سیگٹ لبوں میں دبایا۔ تیز روشنی کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلا۔ سامنے زارا کھڑی تھی۔ زین بے بسی سے اسے دیکھنے لگا۔ "سوری مجھے لگا موحد یہاں ہے...." وہ اس کی حالت کا جائزہ لے رہی تھی۔ "یہاں اس کی نہیں تمہاری جگہ ہے۔" وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا کھڑا ہو گیا۔ "خواب دیکھ سکتے ہو۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔" زین کو دیکھ زارا کو راحت مل رہی تھی۔ "ترس نہیں آتا مجھ پر؟" وہ تڑپ کر بولا۔ "بلکل بھی نہیں...." بلا کی سختی تھی اس کے چہرے پر۔ "اگر میں موحد کو مار دوں پھر؟" وہ شاید اپنے حواس میں نہیں تھا۔ "مجھے فرق نہیں پڑتا۔" وہ بے حسی سے کہتی اس کے عین مقابل آکھڑی ہوئی۔ "یہ زین کی زارا تو

## Kitab Nagri Special

نہیں.... "زارا کے چہرے کی سختی زین کو پسند نہ آئی۔" ہاں وہ زارا تو مر گئی.... اور یاد کرو تمہیں ترس آیا تھا؟ نکاح کے وقت اپنی دلہن کو چھوڑتے ہوئے؟" وہ چبا چبا کر بولی۔

"سزا دے دو.... مگر یہ نہ کرو۔" وہ عاجزی سے بولا۔ "نہیں زین.... اب تم مر بھی جاؤ میرے سامنے تب بھی مجھے ترس نہیں آئے گا تم پر۔ تب بھی میرا دل تمہارے واسطے نرم نہ ہو گا۔" وہ نفی میں سر ہلاتی بول رہی تھی۔ "کیا چاہتی ہو؟ چھوڑ دوں تمہیں؟" وہ برہمی سے کہتا آگے بڑھا۔ "نہیں... ہر گز نہیں۔" وہ تیزی سے بولی۔ "میں چاہتی ہوں تم میری محبت میں ایسے ہی برباد رہو۔" وہ جلانے والی مسکراہٹ لئے بولی۔ "اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے؟" اسے رنج پہنچا تھا۔ "اس سے بھی کئی گنا زیادہ...." وہ حقارت سے کہتی مڑ گئی۔ زین خاموشی سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔ "نہیں.... تم مجھ سے نفرت نہیں کر سکتی۔" وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔ "میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔" وہ کہتا ہوا دروازے بند کرنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عنایہ بات سنو میری...." عنایہ جو چادر لئے تیزی سے چل رہی تھی صدف کی آواز پر وہیں رک گئی۔ صدف کی جانب عنایہ کی پشت تھی۔ اس نے رخ نہیں موڑا۔ "تم کیوں اس رشتے سے انکار کر رہی ہو؟ مجھے بتاؤ کیا کمی ہے رایان میں؟" وہ سامنے آتی ہوئی بولی۔ "مجھے وہ انسان پسند نہیں... اور میرا خیال ہے انکار کے لئے یہ وجہ بہت ہے۔" وہ سخت مگر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔ "اس احمر میں ایسا کیا ہے؟ کون سے سُرخاب کے پر لگے



## Kitab Nagri Special

ہیں اس میں؟" وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔ "کل آپ زین سے خفا ہو رہی تھیں جو اس نے کیا۔ اور آج آپ خود وہی کر رہی ہیں بلا وجہ میری منگنی ختم کر رہی ہیں۔" بولتے بولتے آواز بلند ہو گئی۔ "کیونکہ میں اس گھر کی بہتری سوچ رہی ہوں.... اور تمہیں میری بات ماننی ہوگی۔" وہ اس کی بازو پکڑتی ہوئی بولی۔ "زبردستی نہیں کر سکتی آپ.... نہیں کرنی تو مطلب نہیں کرنی۔ آپ کیوں یہ سب کر رہی ہیں؟" وہ تنگ آچکی تھی۔ "میں وجہ بتانے کی روادار نہیں.... خاموشی سے یہ انگوٹھی مجھے دے دو۔"

صدف کی نگاہیں اس کے ہاتھ کی تیسری انگلی پر تھیں۔ "میری بھی انا کا مسئلہ ہے اس لئے آپ کچھ بھی کر لیں میں یہ انگوٹھی نہیں دینے والی۔" وہ اپنی بازو آزاد کرواتی ہوئی بولی۔ "کیا ہو رہا ہے یہاں؟" زین آخری زینے پر کھڑا تھا۔ "کچھ نہیں.... تم جاؤ اپنے کمرے میں۔" صدف زین کو بے خبر رکھنا چاہتی تھی۔ "ماما میری منگنی توڑ کر.... زبردستی رایان چودھری سے میری شادی کروانا چاہتی ہیں...." وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی بولی۔ "یہ کیا بکواس ہے...." زین کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ "عنا یہ تم کیوں اسے...." صدف زین کی طبیعت سے واقف تھی سودھیرے سے منمنائی۔ "اور میرے بارہا انکار کرنے پر بھی بضد ہیں کہ میں انہیں یہ انگوٹھی واپس کر دوں۔" وہ صدف کو گھور کر کہتی گردن گھما کر زین کو دیکھنے لگی۔ "یہ سب کیا ہے؟" زین بولتا ہوا صدف کے سامنے آگیا۔ عنا یہ دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

## Kitab Nagri Special

وہ اس کی ڈھال بن گیا تھا۔ "زین تم اس معاملے میں مداخلت مت کرو.... ہم دونوں کی بات ہے آپس میں سلجھالیں گے۔" وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتی ہوئی بولی۔ "عنایہ سے جڑا ہر مسئلہ میرا مسئلہ ہے.... اور جو بات کرنی ہے مجھ سے کریں عنایہ سے نہیں۔" وہ درشتی سے بولا۔ "احمر کی والدہ اچھی نہیں ہیں اس لئے میں وہاں سے رشتہ ختم کرنے پر اصرار کر رہی ہوں۔" وہ دائیں بائیں دیکھتی حیلے بنانے لگی۔ "اچھا اور یہ بات آپ کو کس نے بتائی؟ اور یہ عنایہ کے باس کا کیا چکر ہے؟" وہ سینے پر بازو باندھتا طمانیت سے بولا۔ "مجھے ایک جاننے والی نے بتایا ہے... اب ان باتوں کی تمہیں کیا سمجھ۔ کل کو عنایہ تنگ ہو گئی وہاں۔" صدف نے قائل کرنا چاہا۔ عنایہ تاسف سے صدف کا مکرو فریب دیکھ رہی تھی۔ "اگر عنایہ رشتہ ختم کریں گے تو ہو گا ورنہ آپ.... یا کوئی بھی اس رشتے کو ختم کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور میں دیکھتا ہوں میرے ہوتے کون عنایہ پر اپنی مرضی مسلط کرتا ہے۔" وہ نگاہوں کا زاویہ موڑتا عنایہ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔ "تم اس معاملے سے دور رہی رہو...." صدف کا صبر جواب دیتا جا رہا تھا۔ "آپ میری بہن سے دور رہیں.... یہ آپ کی بیٹی نہیں ہیں اس لئے ایسا کوئی حق نہیں رکھتی آپ۔" وہ غصے سے کہتا پلٹا۔ "زین تم اپنی حد پار کر رہے ہو...." وہ غضب ناک لہجے میں بولی۔

"حد تو شاید باقی سب بھول رہے ہیں...." وہ صدف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہوا بولا۔ "مجھے دیر ہو رہی ہے...." اس سے قبل کہ صدف کچھ بولتی عنایہ نے مداخلت کی۔ "جی آپ جائیں... اور پریشان مت ہوں

## Kitab Nagri Special

میرے ہوتے ہوئے آپ پر کوئی اپنی مرضی نہیں چلا سکتا۔ "وہ صدف کو نظر انداز کر تا محبت بھرے لہجے میں بولا۔ "جانتی ہوں تم ہمیشہ میرے ساتھ کھڑے رہو گے۔" وہ مسکرائی۔ "اب جائیں ورنہ تاخیر ہو جائے گی.... آفس لیٹ جانا اچھی بات نہیں۔" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"اوکے باس...." وہ اسی کے انداز میں کہتی ایک نظر صدف پر ڈالتی دروازے کی سمت بڑھ گئی۔ "زین تم بات کو سمجھنے کی کوشش کرو.... میں عنایہ کی بھلائی کے لئے کر رہی ہوں ایسا...." صدف نے پھر سے اسے قائل کرنا چاہا۔ "ہم دونوں اپنی بھلائی اچھے سے جانتے ہیں اس لئے آپ ہماری فکر چھوڑ کر موحہ کی فکر کریں۔ وہ بچہ ہے اسے ضرورت ہے آپ کی۔" وہ ہنکار بھر کر کہتا مڑ گیا۔ "زین میری بات تو سنو...." وہ اسے دیکھ بولی۔ زین سنی ان سنی کر تاسیڑھیاں چڑھنے لگا۔ صدف پیر پٹختی باورچی خانے کی سمت چل دی۔

## Kitab Nagri

الارم گزشتہ پندرہ منٹ سے بگ رہا تھا۔ گہری نیند میں ہونے کے باعث زارا ابھی تک سو رہی تھی۔ مزید پانچ منٹ اسی مانند گزر گئے۔ زارا کی پیشانی پر تین لکریں ابھریں۔ ہاتھ بڑھ کر اس نے الارم بند کیا۔ چند لمحے وہ یونہی بے مقصد چھت کو گھورنے لگی۔ زارا کی آنکھوں کے سامنے زین کا سراپا گھوم گیا۔ اسے دکھ ہو رہا تھا زین کی گزشتہ رات والی حالت پر۔ "تمہیں اس حال میں دیکھنا بھی محال ہے میرے لیے۔" اس نے کہتے ہوئے آنکھیں میچ لیں۔ "مگر جو تم نے میرے ساتھ کیا اس کے بعد تم اسی کے حقدار ہو۔ زین تم اسی قابل ہو کہ



## Kitab Nagri Special

تمہیں اذیت میں مبتلا رکھا جائے۔ تمہیں چوٹ لگے تو دوا بھی نہ دی جائے۔ یو نہی تڑپنے سسکتے چھوڑ دیا جائے۔ "اشک ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہو گیا۔" نہیں زارا.... تم کمزور نہیں پڑ سکتی۔" وہ نفی میں سر ہلاتی بائیں جانب کروٹ لینے لگی۔ "مگر وہ تکلیف میں تھا.... اس کی آنکھیں چیچ چیچ کر اپنا درد بیان کر رہی تھیں۔ میرے سوا اور کسے دکھائی دے گا اس کا یہ دکھ۔" اس نے سر د آہ بھری۔ زارا کا منہ سفید پھولوں پر تھا۔ خوشبو نتھنوں سے اندر اتری تو اسے احساس ہوا۔ وہ چھینک مارتی اٹھ بیٹھی۔ "یہ کس نے یہاں.... آ آ چھی...." وہ اپنی بات مکمل نہ کر سکی۔

"اٹھ گئیں آپ...." موحد مسکرا کر کہتا اندر آیا۔ "یہ کون لایا.... آ آ چھی...." وہ ناک پر ہاتھ رکھتی اسے گھورنے لگی۔ "آپ کو چھینکیں کیوں آرہی ہیں؟" وہ متعجب سا کہتا آگے آیا۔ "آ آ چھی...." زارا ٹیشواٹھانے لگی۔ "آپ کو الرجی ہے لیلی سے؟" یکدم اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ "ہاں اور اب اسے.... آ آ چھی...." ہٹاؤ۔ "وہ کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔" آئم سوری.... مجھے نہیں معلوم تھا۔ "وہ نادام سا ہو کر پھول اٹھانے لگا۔ زارا مسلسل چھینک رہی تھی۔ "تمہیں کس نے مشورہ.... آ آ چھی.... دیا تھا کہ یہ پھول میرے منہ پر رکھو۔" وہ اسے واپس آتے دیکھ برس پڑی۔ "مجھے لگا شاید آپ کو پسند آئیں...." زارا کو دیکھ کر اب موحد کو افسوس ہونے لگا۔ "مجھ سے.... آ آ چھی...." پوچھ ہی لیتے۔ پتہ نہیں کس پاگل نے تمہیں مشورہ دیا تھا یہ لانے کا.... "وہ گھوری سے نوازتی واش روم میں گھس گئی۔" میں تو سوچ رہا تھا تم خوش ہو جاؤ گی یہ پھول



## Kitab Nagri Special

دیکھ کر مگر.... "اس نے آسودگی سے کہتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔" آئندہ اگر تم اس طرح کچھ اٹھا کر لائے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.... "وہ تولیہ سے منہ خشک کرتی باہر نکلی۔" مجھے سچ میں علم نہیں تھا کہ آپ کو الرجی ہے... ورنہ میں کیوں...."

"تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے ان فضول کاموں.... آا چھی.... سے گریز برتنا بہتر ہے۔" زارا نے چابی اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ "مطلب پھر مجھے ڈنر بھی کینسل ہی کر دینا چاہیے.... پتہ نہیں زارا اتنی عجیب کیوں ہے۔" موحد نے جھر جھری لی۔ "اس کے لئے کچھ کرو تو ناراض ہو جاتی ہے۔" وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

~~~~~

"کیسی ہیں مس عنایہ؟" وہ چلتا ہوا میز کی دوسری جانب آگیا۔ آج وہ خاصے خوشگوار موڈ میں دکھائی دے رہا تھا۔ "فائن۔" خشک لہجے میں جواب آیا۔ "یہ رنگ ابھی تک آپ کی انگلی میں ہے.... مجھے لگا تھا پھینک کر آئیں گی اسے۔" وہ بد مزہ ہوا۔ "آپ بھی اب زمین پر آجائیں... کیونکہ ویسا ہر گز نہیں ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں۔" عنایہ نے فائل بند کرتے ہوئے رایان کو گھورا۔ "جیسا کہ؟" وہ انجان بنا۔ "جیسا کہ یہ رنگ یہی رہے گی۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر انگلی سے رنگ کو چھوا۔ "کچھ زیادہ ہی معصوم بن رہی ہیں آپ۔" یا شاید مجھے نہیں جانتی آپ۔ "وہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اپنی کرسی پر براجمان ہو گیا۔ "آپ کو کیا لگا تھا؟ ماما سے کہیں گے اور میں آپ سے

Kitab Nagri Special

شادی کے لیے آمادہ ہو جاؤں گی؟" وہ استہزائیہ ہنسی۔ "بلکل... اور آج نہیں تو کل۔ دیکھنا تم خود حامی بھرو گی۔" وہ گلوب کو ٹیبل پر گھما رہا تھا۔ عنایہ کو اس کا یہ پر اعتماد انداز زہر لگ رہا تھا۔

"کوشش کر کے دیکھ لیں حاصل کچھ نہیں ہو گا...." وہ فائل اٹھا کر کھڑی ہو گئی۔ "یہ فائل آپ مجھے دینے آئی تھیں غالباً...." اس نے عنایہ کو جاتے ہوئے ٹوکا۔ عنایہ کلس کر پلٹی۔ "جی بلکل...." کہتے ہوئے واپس میز کی جانب بڑھی۔ "پتہ نہیں میرے آفس کا کیا بنے گا.... جہاں ایسے کام کرنے والے ہوں وہاں ترقی کے بارے میں سوچنا نہایت خوبصورت مذاق ہو گا۔" وہ اسے نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ "آپ اگر ایسے فضول موضوع پر بحث نہ کریں تو میرا خیال ہے یہاں سب اپنا کام سکون سے کر سکیں گے۔" وہ فائل کو زور سے میز پر رکھتی ہوئی بولی۔ "انٹر سٹنگ.... ابھی سے ایسے غصہ دکھا رہی ہو جیسے میری بیوی بن گئی ہو۔" وہ کھل کر مسکرایا۔ "خواب دیکھیں آپ.... جاگتی آنکھوں سے...." وہ تلملا کر کہتی باہر نکل گئی۔ "ایسے کام نہیں بنے گا.... مجھے اس معاملے کو طول نہیں دینا۔" رایان کے چہرے پر ناپسندیدگی تھی۔

www.kitabnagri.com

"اس لڑکی کا بھی کچھ کرنا پڑے گا...." وہ خفا خفا کہتا فون پر انگلیاں چلانے لگا۔

~~~~~

"کیا ہوا اتنا بڑا منہ کیوں بنایا ہوا ہے؟" عروہ کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔ "مت پوچھو.... وہ پاگل انسان میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔" عنایہ نے بند مٹھی ٹیبل پر ماری۔ "اوہ.... وہ کیسے؟" عروہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی۔ "ماما کے

## Kitab Nagri Special

پاس آیا تھارشتہ لے کر.... پتہ نہیں خود کو سمجھتا کیا ہے۔ "وہ سخت خفا دکھائی دے رہی تھی۔ "پھر کیا ہوا؟" عروہ کے چہرے پر تحیر سمٹ آیا۔ "پھر کیا.... ماما اب میرے درپے ہیں کہ انگوٹھی واپس کرو۔ اور اس بد تمیز انسان سے شادی کرو۔" عنایہ نے سر جھٹکا۔ "یار ویسے کتنا مزے کا سین ہو گا نہ... اپنے باس سے شادی کرنا۔ ہائے۔" وہ ہاتھوں کا پیالہ بنائے ان پر چہرہ رکھے مسرور سی بولی۔ "تمہیں مذاق لگ رہا ہے یہ سب...." عنایہ نے اسے گھورا۔ "نہیں بالکل نہیں۔ تمہیں انکار کر دینا چاہیے۔ شہزادہ تھوڑی ہے وہ رایان چودھری۔" وہ سنبھل کر بولی۔

"ایسا معلوم ہو رہا میری قسمت ہی خراب تھی جو اس سے ٹکرا گئی۔" وہ تاسف سے کہتی مینیو کارڈ کھولنے لگی۔ "کہہ سکتے ہیں.... خیر مجھے تو وہ پسند ہے تمہارے لیے۔" عروہ نے اپنی رائے دی۔ "مر نہ جانا تم میرے ہاتھوں...." وہ کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "ویسے احمر کافی ڈفر ہے...." وہ بائیں جانب دیکھتی ہوئی بولی۔ "تم ایک اور حمایتی بن جاؤ اس کی۔" وہ جل کر بولی۔ "نہیں حمایتی تو میں تمہاری ہی ہوں.... یہ تو بس ایسے ہی بتا رہی تھی تمہیں۔" عروہ نے شانے اچکائے۔ "اب آؤ کرو مجھے پھر جانا ہے۔" عنایہ نے منہ بناتے ہوئے مینیو کارڈ عروہ کی جانب کر دیا۔

~~~~~

Kitab Nagri Special

"آپ نے مجھے جواب نہیں دیا...." وہ کسی کھینچ کر بیٹھتا ہوا بولا۔ "وہ دراصل.... عنایہ نہیں مان رہی۔" صدف بیچارگی سے بولی۔ "مطلب آپ یہ رشتہ ٹھکرا رہی ہیں؟" اس نے گلاسز اتار کر میز پر رکھی۔ چہرے پر حیرانگی تھی۔ "نہیں میں ایسا نہیں چاہتی مگر...." وہ کہتی ہوئی خاموش ہو گئی۔ "ایک بار پھر سوچ لیں.... عنایہ کی شادی آپ کے گھر کے حالات ٹھیک کر سکتی ہے... میں جانتا ہوں کہ گھر میں کوئی کمانے والا نہیں۔ ایسے میں بچوں کے خرچے نکالنا کتنا کٹھن ہوتا ہے۔" وہ ترس کھا رہا تھا۔ "ہے تو ایسے ہی۔" صدف نے تائید کی۔

"اگر آپ چاہتی ہیں کہ ایک سکون بھری زندگی بسر کریں تو پھر عنایہ کو راضی کریں۔ ورنہ اسی طرح سے چلتا رہے گا سب...." رایان نے کہتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائی۔ "میں دوبارہ بات کروں گی عنایہ سے۔" صدف پر سوچ انداز میں بولی۔ "مجھے جلدی اور مثبت جواب چاہیئے.... ورنہ رشتوں کی کمی نہیں مجھے۔" وہ گلاسز اٹھاتا کھڑا ہو گیا۔ "میں کوشش کروں گی جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں۔" وہ معدوم سا مسکرائی۔ "یہی امید ہے مجھے...." وہ صدف پر ایک نظر ڈالتا چل دیا۔ "یہ تو سونے کی چڑیا ہے.... جتنا بھی دے دیں انہیں کہاں فرق پڑے گا۔ اسے ہاتھ سے گنونا بیوقوفی ہے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی ہینڈ بیگ اٹھانے لگی۔

~~~~~

"کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟" وہ خفا خفا سی کہتی اس کی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگی۔ "بھوک نہیں تھی...." زین گلاس میں پانی ڈال رہا تھا۔ "تم پھر سے غائب رہنے لگے ہو گھر سے.... کیا وجہ ہے؟" وہ استفسار کرتی کرسی کھینچ



## Kitab Nagri Special

کر بیٹھ گئی۔ "بس ایسے ہی...." اس نے شانے اچکائے۔ "عنایہ میرے ساتھ آؤ...." صدف وہاں نمودار ہوئی۔ "کوئی کام ہے؟" عنایہ نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ "ہاں.... کچھ ضروری کام ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہتی راہداری میں مڑ گئی۔ "تم کھاؤ میں آتی ہوں ابھی...." وہ زین کو دیکھ کر کہتی کھڑی ہو گئی۔ "اگر رشتے کے متعلق کوئی بات کریں تو مجھے بتانا...." اس نے تنبیہ کی۔ "میں دیکھ لوں گی...." وہ اس کا شانہ تھپتھپاتی چل دی۔

"جی ماما...." وہ اندر آتی ہوئی بولی۔ "میں تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں مجھے یہ انگوٹھی واپس کر دو۔" وہ پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔ "ماما میں بتا چکی ہوں آپ کو...." عنایہ کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ "یہ صلہ دے رہی ہو تم افتخار کی محبت، شفقت کا...." وہ جذباتی ہو کر بولی۔ "کیا مطلب میں سمجھی نہیں...." عنایہ الجھ گئی۔ "کیا نہیں کیا تمہارے لئے افتخار نے.... اور آج تم ہٹ دھرمی پر اتر آئی ہو۔ میں تمہارا اچھا سوچ رہی ہوں۔ رایان کے گھر میں تمہیں کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوگی اور تم ہو کہ...." صدف نے تاسف سے کہتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔ عنایہ نے لب بھینچ لیے۔

www.kitabnagri.com

"کیا ہمارا کوئی حق نہیں تم پر؟ افتخار کے بعد تم سب کو میں نے اکیلے بڑا کیا ہے.... اس معاشرے میں ایک عورت کا اکیلے رہنا کتنا کٹھن ہے تمہیں بخوبی اندازہ ہو گا۔" آخر میں انداز کچھ جتانے والا تھا۔ "جی میں سمجھ سکتی ہوں...." عنایہ نے سر ہلایا۔ "اب وقت آگیا ہے ان احسانوں کا بدلہ اتارنے کا۔" صدف کا انداز بدلا تھا۔

عنایہ آنکھوں میں تحیر لئے اسے دیکھنے لگی۔ "اگر اس گھر میں رہنا ہے تو رایان کے لئے ہاں کر دو.... ورنہ تم بھی

## Kitab Nagri Special

واقف ہو کہ یہ گھر صرف زین کا نہیں۔ "وہ بولتی ہوئی عنایہ کے عین مقابل آکھڑی ہوئی۔" اور اگر زین کو بتاؤ گی تو میں دیکھوں گی وہ کیسے مجھے اس گھر سے نکالتا ہے.... "وہ چیلنج کر رہی تھی۔" میں اسے کچھ نہیں بتانے والی.... "عنایہ اپنی کیفیات پر کنٹرول کر رہی تھی۔" جہاں ساری زندگی گزاری ہو، جن کے گھر سے کھایا ہو۔ ان کی ماننی بھی پڑتی ہے۔ تم نے تو شاید مجھے کبھی ماں سمجھا ہی نہیں ورنہ مجھے اس طرح سے بات کرنے کی نوبت نہ آتی۔" وہ سرد آہ بھرتی چلنے لگی۔ چند لمحے کمرے میں خاموشی رائج رہی۔

صدف اس کی جانب سے جواب کی منتظر تھی۔ "یہ انگوٹھی واپس کر دیں آپ...." وہ انگوٹھی میز پر رکھتی ہوئی بولی۔ "مجھے یہی امید تھی تم سے...." وہ مسکراتی ہوئی پلٹی۔ "اب شاید آپ کو یقین آجائے کہ آپ کو میں اپنی ماں ہی سمجھتی ہوں...." وہ زخمی سا مسکرائی۔ صدف انگوٹھی اٹھاتی جواباً مسکرائی۔ عنایہ مزید بنا کچھ کہے وہاں سے باہر نکل گئی۔ وہ سر جھکائے چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی۔ دروازہ بند کر کے عنایہ چاروں طرف کمرے میں نگاہ دوڑانے لگی۔ "درست کہا آپ نے.... جہاں رہتے ہیں اس کی قیمت بھی دینی پڑتی ہے پھر...." وہ تھکے تھکے انداز میں بولی۔ "آہ...." وہ سرد آہ بھرتی الماری کے پاس آگئی۔ الماری کھول کر تصویر نکالی اور آنکھوں میں نمی لئے اسے دیکھنے لگی۔ "کیوں چلے گئے آپ دونوں؟ میں پوچھتی ہوں کیوں؟ کس کے سہارے مجھے چھوڑ کے گئے تھے آپ لوگ...." وہ شکوہ کنناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "آپ کو معلوم نہیں یہ دنیا کیسی ہے؟ میں کیسے تنہا جی سکوں گی۔ ایک بار نہیں سوچا میرا...."

## Kitab Nagri Special

وہ سسکتی ہوئی وہیں فرش پر بیٹھ گئی۔ "یہ دنیا بہت ظالم ہے ماما بابا.... اور اس پر سستم یہ کہ افتخار انکل بھی ہمیں چھوڑ گئے۔" آنسوؤں کی روانی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ "ان کا سایہ تحفظ مہیا کرتا تھا.... وہ تھے تو محبت کا احساس بھی تھا۔ اب تو بس ایک بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اپنی ذات پر۔ اپنا آپ احسانوں تلے محسوس ہوتا ہے۔" عنایہ کے آنسو فریم پر گر رہے تھے۔ "میں تو انہیں ماں ہی سمجھتی ہوں مگر وہ... انہیں آج تک یقین نہیں آیا اس بات پر.... بتائیں میں کیا کروں؟ میرا دل چاہتا ہے میں اس گھر سے چلی جاؤں.... ان سب سے دور ہو جاؤں مگر...." اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔ اس سے قبل کہ عنایہ مزید کچھ بولتی اس کا فون رنگ کرنے لگا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کرتی کھڑی ہوئی اور سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھانے لگی۔ سامنے نظر آنے والے نام کو دیکھ کر چہرے پر غصے کی لہر دوڑ گئی۔ "مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی رایان چودھری...." اس نے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا۔ وہ فون ٹیبل پر رکھنے والی تھی کہ پھر سے رایان کی کال آنے لگی۔

باقی ان شاء اللہ آئندہ قسط میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com